روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱-۷۶ | منگل ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۳۱ فتح ۱۳۷۰ہش، ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی بلندی کیلئے فرعونیت نہیں عبودیت چاہیئے

"خدا کی بلندی کے لئے عرش سے پرے کے تصورات کی ضرورت ہے اور اس بلندی تک پہنچنے کے لئے فرعونیت نہیں جو جسمانی بلندی کا تقاضا کرتی ہے بلکہ عبودیت چاہیئے جو گرنے اور اپنے نفس کو مٹا دینے کا تقاضا کرتی ہے۔ چنانچہ انتہائی انکسار کی حالت (سجدہ) میں سب سے زیادہ بلند مضمون سکھایا گیا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سو تم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو دُعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نمازمیں جہاں جہاں رکوع اور سجود میں دُعا کا موقعہ ہے دُعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پُورے خشوع خضوع اور حضورِ قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہی تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷)

"پس اب موقع ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو درست کر لو اور اس کے فرائض کی بجا آوری میں کمی نہ کرو۔ خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت۔ ظلم۔ بد خُلقی۔ ترشروئی۔ ایذا دہی سے پیش نہ آؤ۔ کسی کی حق تلفی نہ کرو کیونکہ ان چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالیٰ مؤاخذہ کرے گا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی۔ اس کی عظمت۔ توحید اور جلال کے خلاف کرنے اور اس سے شرک کرنا گناہ ہیں۔ اسی طرح اس کی خلق سے ظلم کرنا۔ اُن کی حق تلفیاں نہ کرو۔ زبان یا ہاتھ سے دکھ یا کسی قسم کی گالی گلوچ دینا بھی گناہ ہیں۔ پس تم دونوں طرح کے گناہوں سے پاک بنو اور نیکی کو بدی سے خلط ملط نہ کرو۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۷)

درخواستِ دُعا

○ مکرم مولانا بشارت احمد بشیر صاحب تا حال علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ تدریجاً افاقہ ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خدمتِ دین کرنیوالوں کیلئے خوشخبریاں

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا:

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

پھر فرمایا:

"اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پہ مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہونگی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔"

(وکیل المال اوّل)

مزاح اور تمسخر میں بہت بڑا فرق ہے

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

ایک مزاح ہوتا ہے (جس سے بگڑ کر مذاق بن گیا) وہ الگ بات ہے۔ اس میں اور تمسخر میں بہت بڑا فرق ہے۔ تمسخر دوسرے کو ذلیل سمجھ کر اور اسے ذلیل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن مزاح میں کسی کی حقارت اور اس کا راز افشاء کرنا مدِ نظر نہیں ہوتا۔ انسان کی طبیعت میں ہنسی اور رونا دونوں باتیں رکھی گئی ہیں۔ کبھی انسان ہنستا ہے اور کبھی روتا ہے۔ مزاح بھی ہنسی کا ایک طریق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہنسی تو ہم بھی کر لیتے ہیں مگر اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ ایک دفعہ آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ کے پاس ایک بڑھیا آئی اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں کیا جنت میں جاؤں گی؟ آپ نے فرمایا۔ بڑھیا تو کوئی جنت میں نہیں جائے گی۔ وہ یہ سن کر رو پڑی آپ نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ دنیا میں جو بوڑھے ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ یہ تھا کہ جنت میں سارے جوان ہو کر جائیں گے۔

ایک دفعہ آپ کھجوریں کھا رہے تھے اور صحابہؓ بھی ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اشارہ فرمایا کہ گٹھلیاں (حضرت) علیؓ کے آگے رکھتے جاؤ۔ جب کھا چکے تو آپ نے حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تمہارے آگے سب سے زیادہ گٹھلیاں ہیں کیا تم نے سب سے زیادہ کھجوریں کھائی ہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ میں گٹھلیاں پھینکتا گیا ہوں جس کا مطلب یہ تھا کہ جن کے آگے گٹھلیاں نہیں وہ ان کو بھی کھا گئے ہیں۔

ایک دفعہ ایک صحابی کھڑا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے آکر اس کی آنکھیں بند کر لیں۔ اس صحابی نے اپنے ہاتھ سے آپ کے نرم اور ملائم ہاتھوں کو پہچان لیا۔ اور وہ آپ کے کپڑوں سے اپنے کپڑوں کو ملنے لگ گیا۔ آپ نے سمجھ لیا کہ اس نے پہچان لیا ہے۔ فرمایا کہ کیا کوئی اس کو مول لیتا ہے اس نے کہا مجھے کون مول لے سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں خدا اور اس کے رسول کے نزدیک تمہاری بے شمار قدر اور قیمت ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۱ فتح ۱۳۷۰ ہش — ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء

احساسِ ذمّہ داری

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بعض کام ایسے ہیں کہ ان کے لئے صرف ایسے لوگوں کو ذمّہ داری دی جانی چاہیئے جو معمر ہوں کیونکہ عمر انسان میں احساسِ ذمّہ داری کو بڑھا دیتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی صد فی صد درست ہے کہ ذمہ داری کا احساس بھی ایک ایسی بات ہے جو مواقع فراہم کر کے بڑھایا جا سکتا ہے۔ کسی شخص کو ذمّہ داری کے کام سپرد کرتے رہیئے اور اسے اس بات کا احساس دلایئے کہ ذمّہ داری ہی سے یہ کام کیا جا سکتا ہے تو وہ شخص آہستہ آہستہ ذمّہ دار بن جاتا ہے۔ کئی دفعہ یہ بات سننے میں آتی ہے کہ فلاں شخص کو جب جماعتی کام دیا جانے لگا تو وہ کوئی ایسا ذمّہ دار شخص نہیں تھا لیکن اب وہ نہایت ذمہ داری سے اپنے فرائض بجا لا رہا ہے۔

گویا ذمّہ داری کے احساس کا عمر کے ساتھ تو تعلق ہے ہی لیکن اس کا تعلق احساس دلانے اور مواقع فراہم کرنے سے بھی ہے۔ اگر کسی کو ذمّہ داری سے کام سرانجام دیئے جانے کا موقع ہی نہ ملے تو اوّل یہ نہ پتہ چلے گا کہ وہ ذمّہ داری نبھا سکتا ہے یا نہیں اور دوسرے اس میں خود ذمّہ داری کا احساس پیدا ہی نہیں ہوگا۔ پس یہ بات اپنی ذات میں خاصی اہمیت رکھتی ہے کہ ذمّہ داری کا احساس دلایا جائے اور مواقع فراہم کئے جائیں آخر کوئی تنظیم کب تک چند ایک ذمّہ دار اشخاص کے بل بوتے پہ کام کر سکتی ہے۔ کب تک اس بات کا انتظار کرتی رہے۔ کہ کب چند اور دوست معمّر ہوں تو انہیں ذمہ داری کے کام سپرد کئے جائیں۔

حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے نے اس بات کو خوب بھانپا تھا۔ اس سلسلہ میں حضور کے ارشادات کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ ”ایک اور بات میں آپ کو بتا دوں مجھے اس کا بڑی شدت سے احساس ہے میں نے وہاں مغربی افریقہ میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے اکاؤنٹ کو آپریٹ کرنے کے لئے تو ان سے میں نے کہا کہ اس کمیٹی میں ایک نوجوان ضرور رکھوں گا۔ اگلی نسل کو یہ پتہ لگنا چاہیئے کہ ہماری بھی ذمّہ داری ہے اور ہماری بھی کانٹری بیوشن ہیں۔ صرف بڑوں کا یہ کام نہیں ہے نوجوان نسل ساتھ شامل ہونی چاہیئے چنانچہ اس سہ رکنی کمیٹی میں ایک نوجوان کو نامزد کر کے اس کا اعلان کر دیا۔ تاہم یہ مستقل نہیں ہے۔ ہر سال بدل دیا کروں گا تاکہ دوسرے نوجوان آگے آئیں پھر ان کی عزت افزائی ہوگی اور کام کرنے اور ثواب کمانے کا موقع ملے گا۔ پس جہاں جہاں بھی ہمارے نظام قائم ہیں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں میں سے تیس۳۰ فیصدی کو اپنے مشوروں میں اور دوسرے جماعتی کاموں میں شامل کریں ورنہ اگلی نسل کو پتہ ہی نہیں لگے گا کہ ان کی ذمّہ داریاں کیا ہیں۔ اور انہیں کس طرح نبھانا ہے اور ذمہ داریوں کو نباہ کر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعامات کس رنگ میں اور کن شکلوں میں نازل ہوتے ہیں۔“

ان ذمہ داریوں کے احساس دلانے کا پہلا قدم تو حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی تشکیل دے کر لے لیا تھا۔ دوسرا قدم حضرت امام جماعت الثالث نے یہ ارشاد فرما کر کہ نوجوان نہ صرف اپنے دائرہ کار میں کام کریں بلکہ انہیں بڑی ذمّہ داریوں کے کاموں میں شامل کیا جائے یہی وہ طریق ہے جس سے جماعت کو ہمیشہ با اعتبار ذمّہ دار لوگ میسّر آتے رہیں گے۔

چل رہا ہے قافلہ سو سال سے
آج اس کی تیز رفتاری کو دیکھ
قافلہ سالار پر ہے ہر نظر
تو بھی دیکھ اور اس کی سرداری کو دیکھ

ابوالاقبال

حُسنِ نظر سے جب بھی ہوا حُسن کا ملاپ
لَو دے اُٹھی ہے کاغذی تصویر اپنے آپ

گُم ہو نہ جائے تُو کہیں اپنی تلاش میں
اے خودشناس رُوح کی گہرائیاں نہ ماپ

ناداں بدن سمیٹ لے۔ صحرا کو بھاگ جا
جلنے کا خوف ہے تو نہ چہروں کی آگ تاپ

مدّت ہوئی کہ ہم تری محفل سے جا چکے
اے بے لحاظ بے خبر اخبار میں نہ چھاپ

اس راگ میں مزہ ہے نہ رونق نہ روشنی
فن کا ہے احترام تو یہ راگ مت الاپ

چُھپتا پھرے ہے اپنی خطاؤں کی اوٹ میں
بیٹے کے ڈھنگ دیکھ کے شرما گیا ہے باپ

روزِ حساب دامنِ رحمت میں چُھپ گئیں
ان کی تمام نیکیاں، میرے تمام پاپ

چُھپنے نہ پائی تیری سرِ شب روانگی
پہچانتا تھا ہر کوئی ترے قدم کی چاپ

نالہ نہیں۔ فغاں نہیں۔ دل کا دھواں نہیں
تم آہ کہہ رہے ہو جسے جسم کی ہے بھاپ

مضطرؔ تم آخرت میں کسے مُنہ دکھاؤ گے
یہ فلم زندگی کی اگر ہو گئی فلاپ

چوہدری محمد علی

صدقہ بہت مفید چیز ہے

سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

”انسان کو چاہیئے کہ جب خدا کے غضب کی آگ لگی ہوئی دیکھے تو صدقہ کرنا شروع کر دے اس سے فائر بریگیڈ کی طرح ہی آگ بجھ جاتی ہے اس میں حکمت ہے اور وہ یہ کہ ہر ایک انسان یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والی چیزیں ایسے لوگوں کے ماتحت ہوں جو نرم دل ہوں۔ باپ ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا نرم دل اور رحم کرنے والے استاد کے سپرد ہو اور کبھی وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے لڑکے کا استاد ظالم اور بدخو ہو۔“ (خطبات جمعہ جلد اول ص۲۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل کرتا رہے۔

فروتنی وانکساری

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک ہم کبر و غرور، خود پسندی، خود نمائی، تحقیر و استہزاء، نخوت و خود سری کو کلیۃً چھوڑ کر نیستی کا چولہ پہنے، فروتنی اور بے نفسی کی عاجزانہ راہوں سے اپنے ربّ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں، اس وقت تک قرب و وصال الٰہی کی وہ نعمتیں ہم حاصل نہیں کر سکتے جو حقیقی احمدی کے لئے مقدر ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تکبر سے بچنے پر بہت زور دیا ہے اور بار بار تاکید فرمائی ہے کہ ہمیں تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بھی بچتے رہنا چاہیئے تا ہم جادۂ عبودیت سے بھٹک نہ جائیں اور اس توحید حقیقی سے دور نہ جا پڑیں، جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال اور کبریائی کی سچی معرفت سے حاصل ہوتی ہے اور جس کے نتیجہ میں انسان کے نفس پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور پھر اپنے حی و قیوم خدا کے فیضان اور احسان سے ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم ہر قسم کے تکبر سے بچنے والے ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

؎ اے کرم خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرت ربِّ غفور کو
بد تر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولا اسی میں ہے

پھر ایک دوسری جگہ فرمایا:

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو، کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو (...) ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنر مند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی، اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدتِ دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ سمجھا ہے سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔

اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"
(نزول... صفحہ ۲۴-۲۶)

تکبر کا اظہار بھی کئی طریق سے ہوتا ہے۔ کبھی تکبر آنکھ کی کھڑکی سے سر نکالتا ہے، کبھی سر کی جنبش میں اس کا پھریرا لہراتا ہے۔ کبھی ہاتھ، پاؤں اور زبان اس کے آلۂ کار بنتے ہیں۔ ان سب سے بچنا ہمارے لئے ضروری ہے تا کہ تکبر کا جن ہمارے نفسوں سے ایسا نکلے کہ پھر دوبارہ داخل ہونے کی سب راہیں اس کے لئے مسدود ہو جائیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور صاحب ایمان کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے بہت سے جن ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں، مگر سب سے آخری جن تکبر کا ہوتا ہے جو اس میں رہتا ہے اور خدا کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔ بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہیئے"
(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۱-۴۰۲)

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی متکبر انسان قرآنی فیوض اور برکات کا وارث نہیں بن سکتا۔ صرف اور صرف فروتنی کی چابی سے قرآنی علوم کا دروازہ کھولا جا سکتا ہے۔ صرف اور صرف عجز کی ردا اور چادر پر انوارِ قرآنی کا رنگ چڑھ سکتا ہے اور صرف اور صرف منکسرانہ مزاج ہی قرآن کریم کے مزاج سے مطابقت کھاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری سے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھائے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذت اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء)

چونکہ آسمان روحانی کی سب رفعتیں قرآن کریم کے فیوض سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں اور تکبر کے نتیجہ میں قرآن کریم کے فیوض سے انسان محروم ہو جاتا ہے اس لئے متکبر پر آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے، اللہ تعالیٰ سورہ اعراف میں فرماتا ہے:

کہ وہ لوگ جو ہمارے نشانات کا انکار کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ہمارے احکام سے منہ موڑتے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری تعلیم کی طرف پیٹھ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ہمارے اوامر و نواہی کی پابندی سے گریز کرتے ہیں اور شریعت کا جواء بشاشت کے ساتھ اپنی گردنوں پر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس لئے کہ استکبروا عنہا ان کے دلوں میں تکبر پایا جاتا ہے، انہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آسمان روحانی کے دروازے ان پر ہرگز نہیں کھولے جائیں گے بلکہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں گے اور وہ زمین کے کیڑے بن کر رہ جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی لعنت کا مورد بنیں گے۔ اور شیطان میں ہو کر شیطان بن جائیں گے اور آسمان کی بلندیوں کی بجائے جو انسان کے لئے ہی پیدا کی گئی تھیں اندھیروں کی اتھاہ گہرائیاں ان کے حصہ میں آئیں گی۔

تکبر کے مقابل پر عربی زبان میں تواضع کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو لوگ تکبر کی وجہ سے ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے اور ہمارے احکام سے اعراض کرتے ہیں اور ہماری تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے روحانی رفعتوں کے دروازے ان پر نہیں کھولے جاتے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا تھا کہ پھر وہ کن پر کھولے جائیں گے تو اس کے جواب کے لئے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ملتا ہے۔ حضور نے فرمایا:

کہ جب اللہ کا بندہ اپنے مقام عبودیّت کو پہچانتے ہوئے اور اپنی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اور اپنے لاشئے محض ہونے کا اقرار کرتے ہوئے، تکبر کا نہیں بلکہ اس کی ضد (تواضع) کا مظاہرہ کرتا ہے اور انکسار اور عجز کے ساتھ اپنی زندگی گذارتا ہے اور اس کی زبان اور اس کا دل بلکہ اس کے جسم کا ذرّہ ذرہ پکار رہا ہوتا ہے

ہیچو ما کم بلکہ زاں ہم کمترے

کہ میں تو خاک ہوں بلکہ خاکِ پا میں بھی شاید کچھ خوبیاں ہوں لیکن مجھے اپنے نفس اور اپنا وجود اس خاک سے بھی کمتر نظر آ رہا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل فرماتا ہے اور فضل فرماتے ہوئے اس کو ساتویں آسمان تک اٹھا کر لے جاتا ہے اور عزت کے نہایت بلند مقام پر اسے فائز کر دیتا ہے

آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مختلف انبیاء کو ان کے درجات کے مطابق مختلف آسمانوں میں دیکھا۔ کسی کو پہلے، کسی کو دوسرے اور کسی کو تیسرے آسمان پر۔ مذہبی دلائل و

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خورشید عطا صاحبہ بتوسط مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ

واقفین نو کے والدین کی رہنمائی کے لئے

چند نکات جو ہر واقف نو کی والدہ کو مدنظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) یہ ہدایات بچے کے سکول جانے کی عمر سے پہلے کے لئے ہیں۔

(۲) ان میں وہ سادہ باتیں نہیں دہرائی گئی ہیں جو پہلے ہی اکثر مائیں جانتی ہیں۔

(۳) حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کو سامنے رکھ کر کچھ باتوں پر بحث کی گئی ہے۔

(۴) یہ خیال رکھا گیا ہے کہ ماں کی ایسی رہنمائی کی جائے جو چار سال تک بچے کی تربیت اور دیکھ بھال کے لئے ماں کے لئے مفید ہو

(۵) تربیت کو آسان، قابل عمل اور قابل قبول حد تک پیش کیا گیا ہے۔

(۶) یہ ہدایات سب بچوں کے لئے یکساں نہیں۔ بچے کا ذہن لچک دار ہوتا ہے۔ اپنی ذات میں ہر بچہ منفرد ہوتا ہے۔ ہر نظریہ ہر بچہ کے لئے نہیں ہوتا۔ اس لئے (INDIVIDUAL DIFFERENCES) انفرادی اختلافات کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کون سے نظریے کا کس بچے پر اطلاق ہوگا۔

(۷) اس بابرکت تحریک سے نہ صرف واقفین نو کی تربیت ہوگی بلکہ دیگر بہن بھائیوں (SIBLINGS) والدین و دیگر افراد خانہ بھی کچھ نہ کچھ سیکھ سکیں گے۔ اس طرح مثالی احمدی گھروں کی تشکیل سے مثالی معاشرہ پیدا ہوگا۔

(۸) یہ پیش کش ابتدائی سالوں کے لئے ہے سکول جانے کی عمر سے قبل کے لئے ہے اس لئے اس میں دوسرے مسائل کا حل شامل نہیں۔ بچے کے ابتدائی چار سالوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا دور: پیدائش سے قبل۔

دوسرا دور: پیدائش سے کم و بیش ایک سال کی عمر تک۔

تیسرا دور۔ ایک سال سے دو سال کی عمر تک۔

چوتھا دور۔ دو سال سے کم و بیش چار سال تک۔

اس کے بعد بچہ سکول جانا شروع کر دیتا ہے وہاں سے تعلیمی ماہرین کی ذمہ داری شروع ہو جاتی ہے۔ سکول سے قبل ماں باپ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی مدد کے لئے یہ چند سطور لکھی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب اولاد دیتا ہے تو پرورش و تربیت کا شعور بھی دیتا ہے۔ ہم یہ کچھ مشورے پیش کر رہے ہیں جن سے عمومی طور پر ماؤں کو کسی قدر فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رب ہے یعنی تربیت کرنے والا۔ مربی۔ یہی صفت وہ ماں باپ میں دیکھنا پسند کرتا ہے والدین بچہ کی جسمانی اور روحانی تربیت میں خدا تعالیٰ سے دعا کر کے اس کی طرز پر پیار محبت سے کام لیں۔

پہلا دور۔ (۱) وقف کرنے سے قبل جملہ مسنون دعاؤں کے علاوہ میاں بیوی کو آپس کے تعلقات غیر معمولی خوشگوار بنانے ہوں گے۔ باہمی تعاون اور محبت کی فضا قائم کرنا ہوگی۔ جذباتی تناؤ یا دباؤ بچے کے مزاج پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ باہمی اعتماد محبت اور خلوص کے بغیر بچہ کی شخصیت ادھوری رہ جائے گی۔

(۲) نہ صرف میاں بیوی بلکہ خاندان کے دیگر افراد کو بھی اس کار خیر میں حصہ لینا ہوگا۔ ماں کو غیر ضروری انگیخت اور جذباتی تناؤ سے بچانا ہوگا۔ اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہوگا۔

(۳) شہروں کے علاوہ گاؤں اور قصبوں میں بھی واقفین نو کی ماؤں کا میڈیکل چیک اپ کرنے کا باقاعدہ انتظام ہو۔ متوازن غذا۔ آرام۔ ہلکی پھلکی ورزش وغیرہ کے سلسلہ میں انہیں ہدایات بھجوائی جائیں۔ اور ان پر عمل کو چیک کیا جائے۔ اگر میڈیکل مدد کی ضرورت ہو اور کوئی اس کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو اس کو مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے غذا تازہ پکی ہوئی ہو۔ فریج میں زیادہ دیر تک رکھی ہوئی غذائیں نہ استعمال کی جائیں۔

(۴) ہونے والی ماؤں کو ایسا لٹریچر یا کیسٹس مہیا کی جائیں۔ جس میں خاص طور پر ایسا مواد ہو۔ جس سے ان کی تربیت ہو۔ خدا تعالیٰ سے محبت قرآن کریم سے عشق۔ سلسلہ سے گہری وابستگی پیدا ہو۔

قرآن کریم کی تلاوت جہراً کریں کیونکہ ایسے شواہد موجود ہیں۔ ایک ذہین جنین اپنی صلاحیت کے مطابق پیدائش سے قبل ہی بیرونی ماحول سے بہت کچھ اکتساب کر کے دنیا میں آتا ہے اور بعد میں تعلیمی اور تربیتی ماحول کو سازگار بنانے میں مدد دیتا ہے۔

(۵) تحریک وقف نو کے سلسلہ میں جو خصوصیات حضور نے ان بچوں میں پیدا کرنے کی ہدایات دی ہیں وہ ماں باپ کو بار بار ذہن نشین کرنی ہوں گی۔ تا کہ وہ خود بھی اس معیار پر آجائیں جس پر بچہ کو لانا ہے۔ اگر وہ خود ہی اس معیار پر قائم نہ ہوں گے تو بچہ کو کس طرح اس معیار پر لا سکیں گے۔ ہونے والی ماں کے کمرہ میں ٹی وی سیٹ نہ رکھا جائے تا کہ تابکاری کے اثر سے بچہ محفوظ رہے اور ماں بھی ٹی۔ وی کم سے کم دیکھے اور فاصلے پر بیٹھ کر دیکھے۔

(۷) کمرے میں خوبصورت بچوں کی تصاویر عموماً لگائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر سلامتی ہو) اور آئمہ سلسلہ اور دیگر اکابرین سلسلہ کی تصاویر بھی لگائیں۔

(۸) ماں اور باپ دونوں تربیت کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعے رہنمائی مانگیں اور یہ دعا بھی مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ نذر قبول فرمائے۔

یاسر منصور احمد

امام فخر الدین رازیؒ

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے والوں نے مختلف علوم کی مدد سے اسلام کی سچائی اور دینی حقائق کو نئے سے نئے انداز میں پیش کیا ہے۔ اس سلسلے میں منطق اور فلسفے کے ذریعے اسلام کی تبلیغ و ترویج کا سہرا امام رازیؒ کے سر ہے۔

جنہوں نے معقولات یعنی فلسفے اور منطق سے دینی حقائق کو مدلل طور پر ثابت کیا۔ امام فخر الدین رازیؒ ۱۱۴۹ء میں رے نامی قصبے میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے رازی کہلائے۔ یہ مقام قریب قریب اسی جگہ واقع تھا۔ جہاں آج کل شہر تہران واقع ہے۔ گو آپ کی تعلیم بچپن ہی سے شروع ہو گئی تھی۔ لیکن آپ نے الٰہیات کی تکمیل رے اور مراغہ میں کی۔

مفاتیح الغیب

امام فخر الدین رازی کی سب سے بڑی تصنیف "مفاتیح الغیب" ہے۔ جو قرآن مجید کی نہایت مفصل معقولاتی تفسیر ہے۔ امام فخر الدین رازیؒ کو یہ اعزاز اور امتیاز حاصل ہے کہ آپ نے قرآنی حقائق کو اپنے زمانے کے فلسفے اور منطق کے بل پر ثابت کیا۔ اس اعتبار سے کسی دوسرے مفسر کا نام ان کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

عقائد پر ان کی کتاب المحصل بہت ممتاز اور مشہور تصنیف ہے۔ فخر الدین رازیؒ نے خوارزم اور ماوراء النہر کا سفر کیا اور اس دوران میں عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں خطبات دے کر مسلمانوں کے گمراہ فرقوں کے خلاف تبلیغ کی۔ امام رازیؒ ہندوستان میں بھی آئے اور محمد غوری کے لشکر میں وعظ و ارشاد کا فریضہ بھی انجام دیا۔ بلکہ

ایک دفعہ (فرقہ) قرامطہ سے تعلق رکھنے اور ان کے عقائد کی تائید کرنے کے الزام میں معتوب بھی ہوئے۔

لیکن جلد ہی حکومت وقت کی بدگمانی دور ہو گئی اور انہیں رہا کر دیا گیا۔

شائد اس لئے کہ منطق دینی عقائد کا ثبوت مہیا کرنے میں ممد و معاون ثابت نہیں ہوتی اس لئے ڈاکٹر اقبال نے ان کے بارے میں

ع

"جیتا ہے رومی ہارا ہے رازی"

کی پھبتی کہی ہے اور مولانا روم نے آپ کے بارے میں یوں اظہار خیال کیا ہے کہ

؎

گر بہ استدلال کار دیں بدے
فخر رازی راز دار دیں بدے

عقلیات و تفسیر کے امام

بہر حال یہ امر مسلم ہے کہ فخر الدین رازی اپنے زمانے میں عقلیات و تفسیر کے امام تھے اور اس پہلو سے ان کی عظمت سے کوئی صاحب انکار نہیں کر سکتا۔

امام رازیؒ نے آخر عمر میں ہرات میں اقامت اختیار کر لی تھی اور وہیں ۱۲۰۹ء میں آپ کا انتقال ہوا۔

(ہفت روزہ لاہور ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم احمد دللوا - فرانس

مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب

جمعہ ۲ اگست ۱۹۹۱ء کی صبح ساڑھے سات بجے کے قریب امی جان نے مجھے آواز دی کہ نسیم جلدی آؤ تمہارے ابا جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں بھاگی ہوئی نیچے آئی۔ ابا جان کو سانس لینی بہت مشکل ہو رہی تھی۔ مجھے کہنے لگے "ہائے اللہ میئوں کی ہو گیا اے اپنا فضل فرما، جلدی میری فلاں دوائی لا کر دو میں نے ان کے ڈبے میں ساری دوائیاں دیکھیں لیکن مطلوبہ دوائی نہ ملی کہنے لگے دوسری دوائی دو۔ میں وہ دوائی لے کر آئی اور منہ میں ڈالی لیکن میرے پیارے ابا جان اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

ابا جان جماعت احمدیہ یوکے کے جنرل سیکرٹری۔ امیر جماعت لنڈن اور ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء افسر جلسہ سالانہ کے عہدوں پر فائز رہے۔ ابا جان کہا کرتے تھے کہ اللہ میاں مجھے یونہی چلتے پھرتے آخری دم تک دین کی خدمت کرتے ہوئے اٹھالے میں کسی کا محتاج نہ بنوں۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ادھر ابا جان نے آخری سانس لی اور ادھر ابیت سے فون آیا کہ ہدایت اللہ صاحب سے بات کرنی ہے میں نے جواب دیا کہ آپ ان سے بات نہیں کر سکتے۔ کہنے لگے کیوں؟ میں نے جواب دیا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں یہ سن کر فون پر بات کرنے والا سکتہ میں آگیا۔

حقیقت میں میرے والد صاحب آخری دم تک جماعت کی خدمت کرتے رہے۔

۱۹۸۱ء میں میرے دادا جان کی وفات کے بعد نہایت شفیق باپ، ہمدرد بھائی اور اچھے خاوند ثابت ہوئے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو باپ بن کر دکھایا اور ان کے تمام حقوق پورے کئے۔ اپنے بہن بھائیوں سے اس قدر پیار کرتے کہ ہم حیران ہوتے تھے۔

بیٹیوں سے اس قدر عزت اور محبت سے پیش آتے کہ جب ہم بہنیں ملنے کے لئے آتیں تو ہمیں دیکھ کر ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے اور چہرہ خوشی سے کھل اٹھتا کہتے گھر کی رونق دوبارہ لوٹ آئی ہے۔ ہم تینوں بہنوں کو بڑی آپا چھوٹی آپا اور نکی آپا کے نام سے پکارتے۔ جب گھر پر ہوتے صبح اپنے ہاتھ سے کافی بنا کر پلاتے ناشتے کا میز پہلے سے لگا کر سجایا ہوتا۔ اور وفات کے دن بھی ایسا ہی کیا۔

ہم سب بہن بھائیوں کو اور دامادوں کو اکثر یہی کہتے کہ ہمیشہ احمدیت سے لگاؤ رکھنا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنا۔ کہتے میں تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سب تمہارے دادا جان دادی جان کی دعاؤں اور احمدیت کی برکتوں کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے ہمیشہ بادشاہت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی نعمتوں سے نوازا ہے کہ میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ حضور پر نور کی محبت میں دیوانے تھے۔ دن ہو یا رات حضور کا کوئی حکم یا کوئی کام ہوتا اس قدر خوشی خوشی کرتے کہ میں بیان نہیں کر سکتی ہم بہن بھائی اور امی جان حیران ہوتے کہ بیماری اور اپنی عمر کے باوجود یہ تو جوانوں سے بھی نمبر لے گئے ہیں اور پتہ نہیں وہ کون سی چیز ہے وہ کون سا جذبہ ہے کہ اتنا کام کرنے کے باوجود یہ شخص کیسے زندہ ہے؟ کہتے یہ مجھ پر محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے

اپنے والد صاحب سے اس قدر پیار تھا کہ ان کی پگڑی کا ایک ٹکڑا ہمیشہ اپنے کپڑوں میں رکھتے۔ اور ان کے خطوط بھی سنبھال کر رکھتے تھے۔ اور کہتے تھے میرا خزانہ میرے ابا جی کے یہ خطوط ہیں۔ ہمیں اور جو مہمان گھر پر ہوتے انہیں پڑھ کر سناتے اور روتے۔ جب ہم سب اکٹھے ہوتے تو کہتے کان کھول کر سن لو تمہاری امی بہت ہی نیک بختوں والی ہے اس کی رفاقت میرے لئے باعثِ فخر ہے۔ اور میری زندگی کو کامیاب بنانے میں اس کا بہت بڑا ہاتھ ہے اس نے میرے والدین کو اور میرے بہن بھائیوں کو اپنا سمجھا اور اس قدر قربانیاں کی ہیں کہ میں اس کا بدلہ نہیں اتار سکتا۔ یہ بہت بھاگوں والی ہے۔ امی جان کا ہمیشہ بہت خیال کرتے۔ ان کے رشتہ داروں سے بہت پیار کرتے اور ان کا بھی نہایت خیال رکھتے۔

ہماری امی جان سے اس قدر پیار تھا کہ جب سے وہ بیمار ہوئیں ان کے سب کام خود کرتے حالانکہ ان کی زندگی اتنی مصروف تھی کہ کبھی ناشتہ یا کھانا آرام سے نہیں کھایا۔ اپنی بیماری یا تکلیف کا ہم سے کبھی ذکر نہ کرتے۔ ہم لوگ ان کا تھکا ہوا اور اترا ہوا چہرہ دیکھ کر پریشان ہو جاتے اور کہتے ابا جان آپ خدا کے لئے کچھ آرام کر لیں۔ جواب دیتے میں ٹھیک ہوں۔ مجھے کچھ نہیں ہوا۔ جب حضور حکم دیں گے تب آرام کروں گا۔ باہر سے ان کی بلند آواز سے پتہ چل جاتا کہ بنگوی صاحب گھر تشریف لا رہے ہیں۔ آتے ہی کہتے کہ یہ مہمان میرے ساتھ ہیں ان کے لئے چائے اور کھانا وغیرہ لاؤ۔ اس قدر مہمان نواز کہ کوئی بھی گھر سے کچھ کھائے پیئے بغیر رخصت نہ ہوتا۔

کسی کی تکلیف یا دکھ دیکھ کر تڑپ جاتے ہر کسی ضرورت مند کی مدد کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے۔ ہر کسی پر اعتبار کرتے اگر کسی کے ساتھ نا انصافی ہو گئی ہوتی تو سب سے آگے اس کا حق دلوانے اس کے ساتھ ہو لیتے۔

اگر کسی کو کوئی بات کہہ دیتے اور وہ بری لگی ہو تو فوراً بڑا ہو یا چھوٹا اس سے معافی مانگ لیتے۔ اور اس میں کبھی اپنی ہتک محسوس نہ کرتے۔ میرے ابا جان اپنی مثال آپ تھے۔ اس قدر دلیر اور شیر دل انسان تھے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔

جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۱ء سے کچھ دن پہلے بارشیں ہوتی رہیں۔ خیمے لگانے میں بہت دشواری پیش آ رہی تھی۔ کام نہیں ہو رہے تھے۔ اور بڑے گھبرائے ہوئے تھے تو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے۔ اے اللہ میاں تیرے مہمانوں نے آنا ہے تو بارش کو روک دے۔ نہیں تو ان کو بہت تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی جلسے کے دوران اور بعد میں موسم خوشگوار رہا۔

اپنی اولاد، عزیزوں، اپنے فوت شدہ رشتہ داروں اور والدین کے لئے راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں زار و قطار روتے ان کی یہ حالت دیکھ کر مجھے اپنے باپ پر بہت ہی پیار آتا۔ اور میرے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتیں اور میری آنکھیں بھی ڈبڈبا جاتیں۔

کیسی بابرکت اور پیار کرنے والی ہستی ہم سے رخصت ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ابا جان کی اولاد (تین بیٹے اور تین بیٹیاں) سب شادی شدہ ہیں ابا جان کی وفات کے بعد ہم سب بہن بھائی خاص طور پر امی جان بہت اداس ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حد سے زیادہ پیار کرنے والے مشفق باپ کو جنت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ اور ہم سب لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرما کر ہمارا حافظ و ناصر ہو۔

(ماہنامہ مصباح نومبر ۱۹۹۱ء)

بقیہ: صـ۳ سے آگے

حقائق کی رُو سے روحانی آسمان بھی سات ہیں اور سب سے بلند تر ساتواں آسمان ہے۔ پس السماء السابعہ کے معنی یہ ہوئے کہ جس قدر بلندی اور رفعت تک پہنچنا کسی انسان کے لئے مقدر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اتنی ہی روحانی رفعتیں تواضع اور فروتنی کے طفیل اسے عطا کر دیتا ہے۔

پس جو شخص تواضع سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو نہایت ہی حقیر اور عاجز سمجھیگا اور سب قدرتوں اور سب فیوض کا سرچشمہ اور منبع صرف اپنے خدا کو یقین کرے گا اور ایمان رکھے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد اس کو سہارا نہ دے تو وہ خاکِ پا کیا اس سے بھی کمتر ہے تو یقیناً وہ خدا کے فضلوں کا وارث ہو گا۔

اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کا وارث بننا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ ہمیں دیئے گئے ہیں، تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے مقام عبودیت کو ہمیشہ پہچانتے رہیں اور عجز و فروتنی کے ساتھ اپنے کو لاشئے محض جانتے ہوئے اپنے خیالات اور خواہشات کو مٹا کر محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر خدمت کرتے چلے جائیں اور اپنے کو اتنا حقیر جانیں کہ کسی اور چیز کو ہم اتنا حقیر نہ سمجھتے ہوں۔

اگر ہم اپنے اس مقام کو پہچاننے لگیں تو پھر ہمارا خدا جو بڑا "دیالو" ہے ہمیں اپنے فضل سے بہت کچھ دے گا، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔

(مطبوعہ الفضل ۱۸ مئی سنہ ۱۹۲۶ء)

بقیہ صـ۷ سے آگے

بصورت جیب خرچ لے رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد بھٹی گرمولا ورکاں ڈ.ا خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱ فقیر محمد ولد قاسم دین گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر احمد ولد محمد شریف ۱۵/۱۲ دارالنصر غربی ربوہ۔

کیا آپ نے قادیان کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ سے اپنے بچوں کو آگاہ کیا ہے انہیں بتائیں کہ یہ سوواں جلسہ سالانہ تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد چوہدری

لنڈن کے ریڈیو سٹیشن

ایک جائزہ

ان دنوں برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے ایک "براڈکاسٹنگ" بل پیش ہے۔ اگر یہ پاس ہوگیا تو لندن میں قائم شدہ ریڈیو سٹیشنوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوجائے گا — اور آئندہ چند سالوں میں ہر سال تقریباً اڑھائی درجن نئے ریڈیو سٹیشن قائم ہوں گے — واضح رہے دنیا کا یہ عظیم شہر اپنی تمام وسعتوں اور عظمتوں کے باوجود نیویارک اور سڈنی سے میلوں پیچھے ہے — حال ہی میں انگلستان کے دارالحکومت میں جو ریڈیو سٹیشن قائم ہوئے ہیں ان میں سے اکثر (PIRATE) یعنی غیر قانونی طور پر شروع ہونے والے ہیں — عوام الناس میں ان کی مقبولیت کو دیکھ کر جنہیں باقاعدہ لائسنس دے دیا گیا — لندن میں مقبول ریڈیو سٹیشنوں کی تفصیل کچھ یوں ہے :-

۱۔ بی بی سی (ریڈیو) ۱

یہ ریڈیو سٹیشن دن رات اپنے پروگرام نشر کرتا ہے۔ "راک میوزک" اور "پاپ میوزک" کے متوالے اس سے بیحد محظوظ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مزاحیہ پروگرام مختلف افراد کے انٹرویو۔ خبریں۔ سوشل پروگرام اور "روڈ شو" وغیرہ بھی نشر کیے جاتے ہیں۔ اس کے سامعین کی تعداد ۱۷ ملین بتائی جاتی ہے۔

۲۔ بی بی سی۔ ریڈیو ۲

اس ریڈیو کے پروگرام ۲۴ گھنٹے نشر ہوتے رہتے ہیں۔ خبروں اور بعض سنجیدہ پروگراموں کے علاوہ موسیقی اور ہلکی پھلکی بات چیت کے لئے بھی یہ لوگوں میں بہت مقبول ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق یو۔ کے کے شہریوں کا ۱/۵ حصہ اس کے پروگراموں سے محظوظ ہوتا ہے جس کی ایک وجہ اس کے ساتھ ملک کے مشہور و معروف پروگرام پروڈیوسروں کا منسلک ہونا بھی ہے۔

۳۔ بی بی سی ریڈیو ۳

اس سٹیشن کے دو تہائی پروگرام ساتھ کے ساتھ جوں کے توں (LIVE) نشر ہوتے ہیں اور پہلے سے ریکارڈ کئے ہوئے نہیں ہوتے۔ خبروں۔ ڈراموں اور دستاویزی پروگراموں کے علاوہ یہ ریڈیو سٹیشن کلاسیکی موسیقی کے لئے بھی خاص شہرت رکھتا ہے اور جاز (JAZZ) اور روایتی موسیقی بھی نشر کرتا ہے اور اس سے دیگر ممالک کی موسیقی بھی نشر کی جاتی ہے۔

۴۔ بی بی سی ریڈیو ۴

یہ سٹیشن عوام اور خواص دونوں میں مقبول ہے۔ خبریں۔ حالات حاضرہ پر تبصرے۔ ڈرامے، آرٹس کے پروگرام۔ مزاحیہ پروگرام اور ٹیلی فون کے ذریعہ سامعین سے گفتگو اس کے خصوصی پروگرام ہیں۔ اس کے منتظمین اس کوشش میں رہتے ہیں۔ کہ نوجوان طبقے کی دلچسپیوں کو بھی اپنے پروگراموں کا حصہ بنائیں۔ اس کے سامعین کا اندازہ آٹھ ملین تک ہے۔

۵۔ بی بی سی ریڈیو ۵

اس سٹیشن کا اجراء اگست ۸۹ء میں کیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں ۲۳ سال بعد یہ پہلا نیا قائم کیا جانے والا قومی ریڈیو سٹیشن تھا یہ بھی نوجوانوں کی دلچسپی کے پروگراموں کے لئے شہرت رکھتا ہے۔ اس سے کھیل اور تعلیمی پروگراموں کے علاوہ خبریں اور حالات حاضرہ پر تبصرہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔

۶۔ چوائس F.M۔ ریڈیو

یہ سٹیشن مارچ ۸۹ء میں جاری ہوا تھا۔ اس پر رات دن "ہپ ہاپ" اور "جاز" موسیقی سنی جاسکتی ہے۔ ہر گھنٹے بعد خبروں کا بلیٹن نشر ہوتا ہے۔ جو مقامی خبروں کے علاوہ ضروری اعلانات پر مشتمل ہوتا ہے، اس کے سامعین کی تعداد اندازاً" دو لاکھ ہے۔

۷۔ جاز F.M ریڈیو

یہ سٹیشن بطور خاص 'جاز' موسیقی کے لئے وقف ہے۔ یہ بھی مارچ ۸۹ء ہی میں جاری ہوا تھا لیکن جلد ہی اتنا مقبول ہوا کہ آج سوائے کیپیٹل ریڈیو کے دوسرے تمام کمرشل ریڈیو سٹیشنوں سے زائد سامعین رکھنے کا دعوے دار ہے۔ اسے سولہ ۱۶ سالہ نوجوان ہی نہیں۔ ساٹھ ۶۰ سالہ بوڑھے بھی اسی شوق سے سنتے ہیں۔ موسیقی کے ساتھ ساتھ وقفہ وقفہ سے خبریں اور مختلف موضوعات پر سامعین کے ساتھ ٹیلیفون کے ذریعہ گفتگو بھی نشر ہوتی ہے۔

۸۔ کس (KISS) F.M ریڈیو

یہ سٹیشن ناچ کی دھنیں نشر کرنے میں خصوصی شہرت کا مالک ہے۔ اور بطور خاص نوجوانوں میں مقبول ہے۔ اس کی حیثیت پہلے (PIRATE) یعنی غیر قانونی ریڈیو سٹیشن مگر عوام میں مقبول ہونے کے باعث ستمبر ۸۹ء میں اسے باقاعدہ لائسنس دے دیا گیا۔ ایک اندازے کے مطابق اسے سننے والوں کی تعداد دس لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

۹۔ کیپیٹل۔ ریڈیو

لندن کا سب سے زیادہ مقبول ریڈیو سٹیشن ہے جسے ہر ہفتے قریباً" ۳۰ لاکھ افراد باقاعدگی سے سنتے ہیں۔ اس کے پروگرام ۲۴ گھنٹے نشر ہوتے رہتے ہیں۔ موسیقی کے علاوہ بھی کئی قسم کے رنگا رنگ کے پروگرام ہیں۔ اس سے خبریں ایک خاص انداز سے پیش کی جاتی ہیں اور یہ انداز عوام الناس میں خاصہ مقبول ہے۔

۱۰۔ ریڈیو "لکسمبرگ"

اہالیان لندن میں یہ بہت ہی مقبول ہے۔ یہ آج سے ۵۶ سال قبل قائم ہوا تھا اور اس سے عوام الناس کی دلچسپی آج بھی روز اوّل کی سی ہے — لندن کے اس سب سے پرانے کمرشل ریڈیو سٹیشن کے پروگرام شام سات بجے سے صبح تین بجے تک نشر کئے جاتے ہیں۔ اب تو حال ہی میں سامعین کی تعداد میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے اس نے دن کی نشریات بھی شروع کردی ہیں۔

۱۱۔ جی ایل آر (گریٹر لنڈن ریڈیو)

اس کا اجراء اکتوبر ۶۸ء میں ہوا تھا۔ یہ اکثر درمیانی عمر کے لوگوں کی دلچسپی کے پروگرام نشر کرتا ہے۔ صبح کے چھ ۶ بجے سے لے کر رات کے بارہ ۱۲ بجے تک — مختلف موضوعات پر بات چیت۔ خبریں اور بالغ افراد کی من پسند موسیقی اس کے مقبول و پسندیدہ پروگرام ہیں۔

۱۲۔ ایل بی سی ریڈیو

یہ سٹیشن دن بھر کاروبار زیست کی دوڑ دھوپ میں کوشاں رہنے والوں میں بہت مقبول ہے، اس سے ہر آدھ گھنٹے کے بعد خبریں نشر ہوتی ہیں۔ اور خبروں کے حوالے سے متعلقہ لوگوں کے انٹرویوز بھی — اور ساتھ کے ساتھ صبح اور شام کو لندن کی سڑکوں پر ٹریفک کی صورت حال۔ ٹرینوں اور جہازوں کی آمد و رفت اور اُن میں کسی قسم کے تعطل یا تاخیر کے اعلانات بھی نشر ہوتے رہتے ہیں۔ روزانہ صبح کے وقت ہیلی کاپٹر کے ذریعہ ٹریفک کی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کے کچھ پروگرام مذہب کیلئے بھی وقف ہیں۔

۱۳۔ لنڈن ٹاک بیک ریڈیو

یہ سٹیشن "ایل بی سی ریڈیو" ہی کی برانچ ہے۔ جس سے خبروں کے علاوہ سامعین کے ساتھ مختلف موضوعات پر ٹیلیفون پر گفتگو گھنٹوں نشر ہوتی رہتی ہے نیز مختلف پیشہ وروں کو اسٹیشن پر مدعو کرکے سامعین کو اُن سے سوالات کے ذریعہ اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ بلکہ سامعین کی ذاتی مشکلات کا حل بھی۔ مثلاً کسی سامع کو کوئی خاص کتاب درکار ہو جو عام طور پر میسّر نہ ہو تو اس کا اعلان ریڈیو سے کردیا جاتا ہے اور پھر اگر کہیں سے اُس کا دستیاب ہونا ممکن ہو تو اس کی اطلاع کا اعلان بھی ریڈیو سے کردیا جاتا ہے علاوہ ازیں قانونی مشورے بھی دیے جاتے ہیں۔

۱۴۔ کیپیٹل گولڈ ریڈیو

یہ ریڈیو سٹیشن قریباً" دو سال پرانا۔ مگر اس کے سامعین کی تعداد ۲ ملین سے زیادہ ہوچکی ہے۔ سامعین کی اکثریت ادھیڑ عمروں کی ہے جو شوق سے موسیقی اور خبریں سنتے ہیں۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کی اکثریت اسی کے پروگرام پسند کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے ایسا "پاپ میوزک" نشر نہیں ہوتا جس کو صرف نوجوان ہی پسند کریں۔ نیز کھیلوں کے پروگرام بھی نشر ہوتے ہیں۔

۱۵۔ لندن یونانی ریڈیو

یہ ریڈیو سٹیشن بھی غیر قانونی طور پر شروع ہوا تھا۔ مگر عوام الناس میں مقبول ہو جانے کے بعد اسے باقاعدہ منظوری دے دی گئی۔ لندن میں آباد لکھوکہا یونانی باشندے اس کے باقاعدہ سامعین میں ہیں۔ یونانی موسیقی اور خبروں کے علاوہ افریقن اور ایشیائی پروگرام اور گانے بھی نشر کیے جاتے ہیں۔

۱۶۔ سن رائز ریڈیو

ڈیڑھ سالہ پرانا یہ ریڈیو سٹیشن "ساؤتھ آل" سے جاری ہوا ہے اور اس کے پروگرام زیادہ تر خالصتہ" ایشیائی باشندوں کے لئے ہوتے ہیں۔ مقامی خبروں کے علاوہ انگریزی اور اُردو زبانوں میں ہندوستان اور پاکستان کی خبریں بھی نشر ہوتی ہیں اور دیگر ایشیائی دلچسپیوں سے بھرپور پروگرام بھی۔

۱۷۔ سپیکٹرم ریڈیو

یہ ریڈیو سٹیشن ۱۹۸۴ء میں کمیونٹی ریڈیو

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون سین

تائیوان میں انتخابات

تائیوان میں گذشتہ ۴۰ سال میں پہلا نتخاب ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جو پارٹی اس وقت حکومت کر رہی ہے یعنی نیشنلسٹ پارٹی اسکے بہت بھاری اکثریت سے جیت جانے کا امکان ہے۔ ۱۹۸۷ء میں مارشل لاء اٹھایا گیا تھا۔ اور اس وقت سے ملک کو ری خطوط پر ڈالنے کے لئے مختلف اقدام ہیں۔ جو ادارے خود کار یا ڈکٹیٹرشپ کے اثرات کے حامل تھے ان کو آہستہ آہستہ ہٹایا گیا ہے۔ یہ وہ ادارے ہیں جو ان کے قومی رہنما چیانگ کائی شیک نے قدم بقدم تشکیل دئیے تھے۔ ان انتخابات کے بعد پتہ چلے گا کہ حکمران پارٹی کی طاقت کا لیول کیا ہے۔ ۱۹۴۹ء میں اس پارٹی نے چینی خانہ جنگی میں کست کھائی تھی۔ اور الگ ہو کر تائیوان میں حکومت قائم کر لی تھی۔ چونکہ یہ انتخابات کا موقعہ ہے۔ اسلئے اب پتہ چلے گا کہ جس رٹی نے چین سے الگ ہو کر تائیوان میں کومت تشکیل دی تھی۔ وہ کس حد تک مقبول ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ حزب اختلاف جسکا نام ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی ہے نے انتخابات کی مہم میں حصہ لیا اور اس بات کا کھلم کھلا اعلان کیا کہ وہ الگ آزاد ملک بنانا چاہتے ہیں۔ اور کسی صورت بھی چین کے ساتھ دوبارہ مدغم ہونا نہیں چاہتے۔ ۵

پاکستان اور اسلحہ

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ آغا شاہی نے بی۔ بی۔ سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو بعض قسم کے اسلحہ کی شدید ضرورت ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ روایتی اسلحہ کے لئے سوویت یونین سے رابطہ پیدا کرے۔ جب ان سے روس کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر رتسکوئی (RUTSKOI) کے پاکستان کے دورے کا ذکر کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں پاکستانی حکومت کے بیان سے پہلے کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن چونکہ سیاست سے کسی حد تک تعلق ہے ہی۔ میں یہ کہوں گا کہ پاکستان کو بعض قسم کے اسلحہ کی شدید ضرورت ہے۔ اور یہ رابطہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ روس نے گذشتہ ایام میں اسرائیل کو مگ۔ ۳۱، اور مگ۔ ۲۹ پیش کئے تھے۔ اگر پاکستان روس سے کچھ اسلحہ حاصل کر لے تو یقیناً یہ بات اسکے یورپین ممالک سے تعلقات پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہو گی۔ ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا پاکستان اس بات کی کوشش کرے گا۔ کہ کشمیر کے مسئلہ میں روس کی مدد حاصل کی جائے۔ آغا شاہی نے کہا کہ بات تو آپس میں ہو سکتی ہے کیونکہ آج سے سال دو سال پہلے روسیوں نے کہا تھا کہ سیکورٹی کونسل میں کوئی ریزولیوشن پیش ہوا تو وہ اسے ویٹو نہیں کرے گا۔

ہیضہ اور عالمی ادارہ کی رپورٹ

عالمی ادارہ صحت نے جنیوا میں بتایا ہے کہ سال رواں میں ہیضہ کی وبا سے ۱۷،۰۰۰ افراد موت کے منہ میں گئے ہیں۔ جبکہ پانچ لاکھ کے قریب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ ۵۰ ممالک نے ہیضہ کی وبا کی موجودگی کا اعلان کیا۔ ان سب میں سے زیادہ تر پیرو (PERU) اور نائیجیریا نے ہیضے کا ذکر کیا۔ پیرو میں تین ہزار کے قریب لوگ ہلاک ہوئے۔ اور کہتے ہیں کہ تین لاکھ کے قریب اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ نائیجیریا میں سات ہزار ہلاک ہوئے اور پچپن ہزار کے قریب مریضوں کے نام محکمہ صحت میں درج کروائے گئے۔ نائیجیریا کے شمالی علاقے میں۔ باؤچی یوبے بورنو کانو اور کاٹشین سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔

خلیج تعاون کونسل اور متحدہ فوج

کویت کے وزیر خارجہ شیخ سالم الصباح کا ایک انٹرویو جو گذشتہ روز شائع ہوا۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ خلیج تعاون کونسل کی ریاستوں کو متحدہ فوجی کمان تیار کرنے کے لئے تیس سے چالیس سال تک درکار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ خیال تو بہت اچھا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں خلیج کی ریاستیں ابھی ایسی کوئی فوج تشکیل دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور انہیں اس نظریئے کے مطابق ڈھالنے کے لئے تیس سے چالیس سال درکار ہوں گے۔ جہاں تک اس کونسل کا تعلق ہے اسکے ارکین ہیں۔ سعودی عرب، کویت، اومان، قطر، بحرین اور متحدہ عرب امارات۔ انہوں نے حال ہی میں کویت میں اپنا بارھواں چوٹی اجلاس منعقد کیا ہے۔ اور اس موقعہ پر ایران کے ساتھ تعلقات پر بھی بحث کی گئی۔

جی۔ ۷۷

۱۹۹۲ء کے لئے گروپ۔ ۷۷ (ترقی پذیر ممالک) کی چیئرمین شپ پاکستان کو دے دی گئی ہے۔ اور پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے اس کا چارج سنبھال لیا ہے اسکے کل ۱۲۹ ممبروں نے ووٹ کے ذریعے یہ چیئرمین شپ پاکستان کے حوالے کی ہے۔ جمشید مارکر سے پہلے گھانا کے سفیر کوٹی آود فورٹ چیئرمین تھے۔ انہوں نے ۱۹۹۱ء میں جی ۷۷ کی صدارت کی۔ کہتے ہیں کہ جب سابق صدر نے سفیر مارکر کو سٹیج پر بلایا تا کہ وہ چیئرمین شپ کا چارج لے لیں تو شرکاء مجلس نے تالیاں پیٹ کر ان کا استقبال کیا۔ یہ عہدہ پاکستان کے پاس ہونے کی وجہ سے پاکستان کے وزیر اعظم ان تمام ممالک کے نمائندہ بن جائیں گے۔ اور ماحولیات اور اقتصادیات جیسے مسائل حل کرنے میں سب مل جل کر ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ اس کا آئندہ اجلاس برازیل کے شہر ریو ڈی جنیرو میں ۱۹۹۲ء کے وسط میں ہو گا۔ کویت کے سفیر محمد عبدالحسن (جو ایشیا گروپ کے چیئرمین ہیں) نے بھی اس بات کا عندیہ دیا تھا کہ وہ سفیر مارکر کی حمایت کریں گے۔

بقیہ: صـ ۶ سے آگے

پراجیکٹ کے طور پر شروع کیا گیا تھا۔ مگر آج کل یہ اپنے مختلف النوع دلچسپ پروگرام کے باعث لندن میں آباد اقلیتوں میں بہت مقبول ہے۔ اس سے اردو، عربی، بنگالی۔ چینی، یونانی، اطالوی اور ہسپانوی زبانوں میں بھی معلوماتی پروگرام خبریں اور گانے نشر کئے جاتے ہیں۔

۱۸۔ تھیمز ریڈیو

۱۹۷۸ء میں ایک سکیم کے مطابق چھ ۶ کمیونٹی ریڈیو سٹیشن قائم کئے گئے تھے۔ انہی میں یہ ایک "تھیمز ریڈیو" بھی تھا۔ باقی پانچ تو عوام کے دلوں پر راہ نہ پا سکے اور دم توڑ گئے مگر یہ لندن کا سب سے پرانا کمیونٹی ریڈیو سٹیشن آج بھی جاری ہے۔ اس کے پروگرام آئرش، ایشین اور افریقن شوق سے سنتے ہیں۔ یہ لوگوں کے لئے خصوصی پروگرام بھی نشر کرتا ہے۔

۱۹۔ میلوڈی ریڈیو

یہ سٹیشن موسیقی نشر کرنے کے باعث عوام میں مقبول ہے۔ یہ جولائی ۸۹ء میں جاری ہوا تھا۔ اور اس سے دن رات لگاتار موسیقی نشر کی جاتی ہے، ہر گھنٹہ میں پانچ ۵ یا چھ ۶ دفعہ اشتہارات، اعلانات اور مخابرات کا وقفہ ہوتا ہے۔ موسیقی کے رسیا لوگوں میں یہ بہت مقبول ہے۔ لندن کی مارکیٹوں اور حجاموں کی دکانوں پر اسی ریڈیو کو سنا جاتا ہے۔

۲۰۔ ورلڈ سروس

یہ ریڈیو سٹیشن لندن کے وسط میں (بُش ہاؤس) میں قائم ہے۔ یہاں سے ہمہ وقت مختلف قسم کے جامع پروگرام نشر ہوتے رہتے ہیں۔ معیاری پروگراموں کے باعث اس کے اپنے ہی سامعین ہیں جو بطور خاص اسی کو سنتے ہیں۔ یہاں سے دنیا بھر کی خبریں نشر کی جاتی ہیں۔ خبروں کے علاوہ فیچر اور دیگر معلوماتی پروگرام بھی نشر کئے جاتے ہیں۔

۲۱۔ ہیتھرو اینڈ گیٹ وک ریڈیو

اس سٹیشن سے عام طور پر ہوائی اڈوں کے آس پاس ٹریفک کی صورتحال اور کار پارکوں میں گنجائش وغیرہ کے اعلانات نشر کئے جاتے ہیں۔ ان دونوں ہوائی اڈوں کے ارد گرد ۱۵ میل کے دائرے تک اسی ریڈیو سٹیشن کے پروگرام سنے جاتے ہیں۔ ہر دس منٹ کے بعد پروگراموں کو "اپ ٹو ڈیٹ" کیا جاتا ہے۔ یہ ریڈیو سٹیشن جون ۸۹ء میں شروع کیا گیا تھا۔

★★

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۸۳ میں محمود احمد بھٹی ولد محمد شفیع صاحب بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال ۹ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۳ ایسی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میرے کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اسی وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار

باقی صـ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ بھکر شہر میں بلدیاتی انتخابات کے نتائج کے بعد شہر ہنگاموں کی لپیٹ میں آگیا۔ عوامی محاذ نے دھاندلی کا الزام عائد کرتے ہوئے شہر میں ہڑتال کروادی۔ چنانچہ گوشت سبزی کے سوا باقی تمام دکانیں بند رہیں۔ احتجاجی جلوس کے شرکاء اور پولیس میں شدید جھڑپیں ہوئیں۔ نتائج کے مطابق عوامی محاذ کے سینکڑوں کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

○ وینا حیات کیس کے بارے میں سرکاری ٹربیونل نے فیصلہ دیا ہے کہ اس کیس میں سیاسی ہاتھ کا کوئی امکان موجود نہیں ٹربیونل نے صدر غلام اسحٰق خان کے داماد عرفان اللہ مروت کو الزامات سے بری قرار دے دیا۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے ایک میز پر کھانا کھایا اور آپس میں بات چیت کی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ یہ امر قابل اطمینان ہے کہ اس دفعہ بلدیاتی انتخابات میں تشدد کا رجحان پہلے سے کم ہے

○ لاہور میں اسسٹنٹ کمشنر صدر چوہدری محمد بشیر کو معطل کر دیا گیا ہے اے سی صدر کے زیر انتظام حلقوں میں انتخابی عملہ دیر سے پولنگ سٹیشنوں پر پہنچا تھا۔

○ پاکپتن میں پیپلز پارٹی کا ہم خیال گروپ جیت گیا ہے۔ ضلع کونسل اوکاڑہ کے انتخابات میں یاسین وٹو گروپ نے سپیکر پنجاب اسمبلی منظور وٹو گروپ کو ہرا دیا۔ لاہور کارپوریشن کے انتخابات میں مسلم لیگ کے ۷۰ اور پی ڈی اے کے ہم خیال ۱۹ افراد کامیاب ہوئے۔ کنٹونمنٹ بورڈ لاہور کے انتخابات میں پی ڈی اے نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کرلی۔ مسلم لیگ کا ایک بھی ہم خیال کامیاب نہیں ہو سکا۔ ضلع خوشاب میں ملک خدا بخش ٹوانہ کا گروپ ایک بار پھر بھاری اکثریت سے جیت گیا۔ ڈیرہ غازی خان میں آئی جے آئی کا کھوسہ گروپ جیت گیا۔ پی ڈی اے کے لغاری گروپ نے انتخابی نتائج بدلنے کا الزام لگایا ہے

○ بری فوج کے سربراہ جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ میں امریکہ محاذ آرائی کے لئے نہیں جا رہا۔ یہ خیر سگالی دورہ ہے اس میں مسلح افواج کی اور جدید ہتھیاروں کے استعمال پر بات چیت ہوگی۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کے ساتھ مفاہمت کی کوئی بات چیت نہیں ہو رہی سپیکر قومی اسمبلی سے میری بات چیت بحیثیت قائد حزب اختلاف تھی کچھ باہمی اعتماد کی باتیں ہوئیں بتا نہیں سکتی۔

○ ٹیلی کمیونیکیشنز کے ملازمین نے اپنی ہڑتال ختم کردی ہے۔ حکومت کے ساتھ طے پانے والے سمجھوتے کے مطابق گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے گا اور ان کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں گے۔

○ سردار شوکت حیات کی صاحبزادی بلینا قریشی کو جو اپنی بہن سے زیادتی کے خلاف پارلیمنٹ کے باہر احتجاج کر رہی ہیں پولیس تھانے لے گئی اور وہاں جا کر چھوڑ دیا۔

○ پی ڈی اے کے سیکرٹری جنرل خورشید قصوری نے کہا ہے کہ سرکاری خزانہ لٹا کر کامیابی کا دعوٰی کرنا گمراہ کن ہے۔ حکومت وضاحت کرے کہ ۵۰ لاکھ غیر قانونی بیلٹ پیپر زائد کیوں شائع کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مقبولیت کا صحیح اندازہ ہی کرنا ہے تو جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرا کے دیکھ لیں۔

○ سندھ کے صوبائی وزیر قانون نے صوبائی اسمبلی میں بیان دیا ہے کہ سندھ میں بڑے پیمانے پر تخریب کاری اور دہشت گردی شروع ہونے والی ہے۔ پیپلز پارٹی نے کہا ہے کہ سندھ پولیس سٹیٹ بن چکا ہے۔ ڈھائی ہزار افراد کو حکومت گرفتار کر چکی ہے۔

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89